کلکتہ کے نامی گرامی گانیوالے

پیارے صاحب

کے

چیدہ چیدہ دلکش گانے کا مجموعہ

جان شاعر

شائقین کی دلچسپی کے لئے شایع کیا گیا

قیمت فیجلد چار آنے ۴ر

مطبوعہ مطبع جوبلی پریس بازار عیسی میاں
زیر ریذیڈنسی حیدرآباد دکن

خیال راگ یمن نمبر (۱)

(۶)

اے ری آج سکھی ری نے مورا من
سکھی پیارے کی موت دیکھن دے کو

انترا

گھر چل جب دنیا را آ آ آ

ٹھمری نمبر (۲)

دیکھو ری نہ مانے شام

استائی

بیچ ڈگر موری بتیاں گہیلے شام

انترا

چوریاں کر کر گئیں انگیا سات گئی
انسو نہر سے موہے پڑ و کام

دادرا نمبر (۳)

جہاجہم پانی بھرے ای کون البیلے کی نار

انترا

سر پر گگر یا ہاتھ رسریا بانکی چیتون موہے گاہل کرے دی۔ کون

غزل قوالی نمبر (۴)

بت میں بھی ترا یارب جلوہ نظر آتا ہے
بت خانہ کے پردے میں کعبہ نظر آتا ہے
نقشہ تری الفت کا اچھا نظر آتا ہے
جو دید کا طالب ہے موسیٰ نظر آتا ہے
جب سے ترا جلوہ ہے مہمان مرے دل میں
مجھکو مرے پہلو میں کعبہ نظر آتا ہے
جس دن سے تصور ہے اسکا کاکل شب گوں کا
ظلمات کا آنکھوں میں نقشہ نظر آتا ہے
خود بین جو عالم میں بد اسکو سمجھتے ہیں
اچھوں کو زمانہ میں اچھا نظر آتا ہے
حق بین کے نگاہوں سے دیکھیں تو ذرا زاہد
ہر بت میں خدائی کا جلوہ نظر آتا ہے
آئینہ کو اے غافل الزام نہ دے ناحق
جیسی تری صورت ہے ویسا نظر آتا ہے
مجنوں کے نگاہوں سے دیکھے تو ذرا کوئی
لیلیٰ کا کرشمہ بھی لیلیٰ نظر آتا ہے
ساقی کے تصور میں دل صاف ہوا ایسا
جب سر کو جھکاتا ہوں شیشہ نظر آتا ہے

غزل قوالی نمبر (۵)

ہند والے انہیں کی مدنی کہتے ہیں
خلد والے انہیں سرو چمنی کہتے ہیں

اک تم ہو کہ اللہ تمہارا عاشق
ایک موسی ہیں کہ رب ارنی کہتے ہیں

عرق گل سے پسینہ میں فزوں ہے خوشبو
اسکو بوئے صفت گل بدنی کہتے ہیں

دیکھکر اپنے صحیفوں میں ترا اسم جلیل
انبیاء سب سے اللہ غنی کہتے ہیں

پوچھا حوروں نے حضور آپکا دولت خانہ
ہنسکے بولے ہیں کی مدنی کہتے ہیں

اک اشارہ سے ہوا چاند کا دل دو ٹکڑے
عاشق اس آن کو برچھی کی انی کہتے ہیں

ہائے الفت کہ وہ اللہ سے ہر پہلو میں
میری امت کی نہ ہو دل شکنی کہتے ہیں

ماں تو حسنین کی زہرا ہیں علی بابا ہیں
اس لئے سب انہیں عالی نسبی کہتے ہیں

اے نکیرین نہ تحقیق کرو تم مجھ کو
عاشق سید کی مدنی کہتے ہیں

دادرا نمبر ۶

کہاں گاؤں ساری رات نینیاں کسم رنگ ہو گئے۔

انترا

ایک تو میں راجہ میں راجہ کی بیٹی
دوجے بہائی بدنام نینیاں کسم رنگ ہو گئے
ایک تو اکیلے اکیلے ڈر لاگے دوجے بہار اصوبہ دار
نینیاں کسم رنگ ہو گئے

ٹھمری نمبر ۷

موری ناجاک کلیاں۔ جھادو پیاں چوریاں کر کی جائیں

انترا

صدقہ میں جاؤں گر دالگاؤں بہیاں کیں جائیں

ڈراپ (سین)

ٹھمری دیس نمبر ۸

پیا بن نا ہیں آدت چینں۔
کا سے کہوں جیسے کہ نہیں۔

انترا

یاد پڑت موہے حیدر نش دن واکی صورت دیکھے بنیں

آستائی نمبر (۹)

کویل یا کوک سنائے سکھی ری موہے، برہا کے ستائے پیا بن کچھ نہ سہائے
تن اندھیاری کاری بجلی چمک موراجیا ڈرپائے

انترا

اتی منتی موری کہیوا نہیں سے جائے۔
ان بن جیارا اتک سوجائے۔ رنگ جوبن پر موری آلی نورا پیا گھر نہ آئے

مخمس نمبر (۱۰)

کاکل کی طرح آج جو بل کھائے ہوئے ہو
شاید کہ کسی غیر کے بہکائے ہوئے ہو
جانا نہیں رہنے کا سدا ایک زمانہ
آج اور ہے کل اور نہیں اسکا ٹھکانہ
ہوجائیگا دو روز میں یہ حسن روانہ
جس کے میری جان تم اترائے ہوئے ہو
کاکل

اچھا نہیں ہر روز کا دق کرنا تمہارا
انداز نکالا ہے نیا ہو ستم آرا
انجان بنے بیٹھے ہو دل لیکے ہمارا
اور اسپہ ستم ہے کہ ستم ڈھائے ہوئے ہو

اللہ کرے آپ بھی عاشق ہو کسی پر
اور چین کبھی آئے نہ تمہیں ایک ذرا دم
معلوم تب ہو عشق اسے کہتے ہیں دلبر
جو میری طرح تیر ستم کھائے ہوئے ہو

کیوں ترچھی نظر آج ہے کیا دل میں ہی ٹھانی
منہ سرخ ہے گرمائے ہوا یا جوش جوانی
کیا غیر نے کیا آگ لگادی میری جانی
تیور سے نمایاں ہے کہ بھڑکائے ہوئے ہو

دیکھا جو اس صنم نے مجھے مضطر و حیراں
پوچھا کہ فرید آپ ہو کیوں اتنے پریشاں
لو آج کی شب ہوتے ہیں ہم آپکے قرباں
جی بھر کے نکالو کہ جو ہیں حسرت و ارماں
تمہیں تو ہو جو عشق کے تڑپائے ہوئے ہو

باگسری راگ نمبر (۱۱)

غزل قوالی

واں چشم آبدیدہ ہیں اور یاں جگر ہے دل کے پاس۔
قاتل دقاتل کا قرین بسمل ہے بسمل کے پاس
تاثیر الفت دیکھنا جب قیس نے فریاد کی
گھبرا گئے لیلیٰ بول اٹھی یہ کون ہے محمل کے پاس
کر تو ہی رحم اب اے قضا تڑپے یہ بیکس تا کجا
ہو جاتے ہیں ساتھی جدا آتی ہیں جب منزل کے پاس
جسکی طرف کی اک نظر دو ٹکڑے تھا اس کا جگر
کیا برق دم چلتی ہوی شمشیر ہے قاتل کے پاس
جب قیس غش کھا کر گرا لیلیٰ نے رو رو کر کہا
آئے ناتواں مجنوں مرے آیا تھا کیوں محمل پاس
مینے کہا بیکس ہوں میں بولے ہیں دیتے ہو دم
حسرت ہماری ہے آلہی لجانی تمہارے دلکے پاس
تیر نگاہ سے نازنے تاکا کبھی دل کو اگر
جاں آ مرے ناتواں پونچے تڑپکر دلکے پاس
راگ بھیرویں نمبر (۱۱)
دے مرے داتا میں ترے کتنے مانگوں
انترا
اور کتنے مانگے تو لاج بھی آدے۔ تیری کہاں کے میں کس کی کہوں

راگ آسواری نمبر ۱۳

اب ہی کا نا نہ کرو مو سے رار

بیچ ڈگر میں کرونگی میں پکار

جھپٹ جھپٹ لنگر ڈگر گر یا موری پھوڑی ۔ نہ کرو مو سے رار

انترا

جانے گے چھوڑ دے میں کہوں گی ۔ انا ہیں ڈھیٹ چوری چھوڑ دے گنوار

بھیرویں نمبر ۱۴

نا ہک لے گو نتوا مورا رے ۔

انترا

جب سے گئے مورے سدھ ہی نہ لینی بہت دجات جوبن وا مورا دے